جناب عالی! چوروں، زانیوں اور شرابیوں نے اسلامی تعزیرات سے محفوظ رہنے کے لئے یہ راستہ اختیار کیا ہے۔ ایک زانی زنا کرنے کے بعد اپنے آپ کو شیعہ ظاہر کریگا، کہ میں نے برضا و رغبت متعہ شریف کیا ہے، زنا نہیں کیا۔ چونکہ فقہ جعفریہ میں جائز ہے۔ اس لئے مجھ پر سنگسار کرنے کی حد جاری نہیں ہوسکتی۔ اور شیعہ بننے کیلئے کوئی اسے روک نہیں سکتا، ہر شخص کو مذہبی آزادی ہے، کسی وقت بھی کوئی مذہب قبول کر سکتا ہے۔ اسی طرح سے چور چوری کرنے کے بعد اپنے ہاتھ کی بجائے انگلیاں کٹوانے کو بہتر سمجھے گا۔ اور اپنے آپ کو شیعہ ظاہر کرے گا۔

محترم! کوئی بھی گھبرائے نہیں، صدق دل سے ذرا سوچیں۔ آخر ہم سب نے خدا کو جواب دینا ہے، دوٹوں سے دنیا بنے یا نہ بنے۔ کرسی ملے یا نہ ملے۔ اور وہ بھی یقینی نہیں۔ مگر آخرت کو خراب کر بیٹھیں گے۔ اور یہ بات بھی نظر انداز نہیں کرسکتے کہ سوادِ اعظم اہل سنّت میں اُن کے اس بیان کے خلاف جو نفرت پھیل رہی ہے۔ یقیناً جب یہ کشیدگی بڑھے گی۔ تو اہل سنّت کے گنہگار مسلمان بھی انشاء اللہ غیرتِ ایمانی سے بھرپور ہوکر شیعیت نواز ابن الوقت سُنّی مفادات کا سودا کرنے والوں کو ہرگز ووٹ نہیں دیں گے۔

مکرمی! کیا سیاسی قائدین سوادِ اعظم اہل سنّت کو بھی یہ یقین دہانی کرا سکتے ہیں۔ کہ عزاداری کے نام پر ماتمی جلوس اہلسنت کے گھروں، مسجدوں اور خالصاً سُنّی آبادیوں میں نہیں گھسیں گے۔ اور سوادِ اعظم کے مذہبی اعتقادات کو مجروح نہیں کریں گے۔ تاکہ ملک میں اتحاد و اتفاق کی فضا قائم ہو۔ کیونکہ ماتمی جلوس اہل سنّت مذہب کے نہ صرف خلاف ہیں بلکہ وہ انہیں حرام سمجھتے ہیں۔ اس لئے آپ بذریعہ پریس ہمارے اس دیرینہ مطالبہ کی حمایت کریں گے کہ مذہب کے نام پر تمام جلوسوں پر پابندی ہوگی۔ اور ہر فرقہ کو اپنی اپنی مخصوص عبادت گاہوں میں مکمل مذہبی رسوم کی آزادی ہوگی۔ ان جلوسوں کا ہمارے دروازوں پر آنا، اشتعال انگیزی اور اہل سنّت کے مذہب میں مداخلت ہے۔

ہمیں امید ہے کہ تمام صاحب بصیرت، صاحبِ انصاف اور خوفِ خدا رکھنے والے مسلمان ہماری ان معروضات کو ٹھنڈے دل سے سوچیں گے، اور ردّ عمل کا اظہار کریں گے۔ فقط والسلام

انجمن محبّانِ صحابہؓ۔ ڈیرہ اسماعیل خان

شیعہ آبادی اور بی۔ بی سی کی شر انگیزی آج ۲؍ اپریل ۱۹۷۹ء صبح کی بی۔ بی سی (لندن) کی اردو نشریات میں بی۔ بی۔ سی نے میرے احتجاجی بیان (کہ پاکستان میں شیعہ آبادی کو بڑھا چڑھا کر پیش کیا ہے) کے جواب میں کہا ہے کہ شیعہ آبادی کے اعداد و شمار ادارہ کو پاکستان سے موصول ہوئے ہیں اور یہ ادارہ کی رائے یا کسی ایک طرف کی ترجمانی ہرگز نہیں ہے۔"

بی۔ بی سی نے یہ مبہم جواب دیکر بلاشبہ اپنی عالمی ساکھ کو بچانے کی ناکام کوشش کی ہے۔ لیکن یہ بھی حقیقت